باسمہ تعالیٰ

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)......صورتِ مسئولہ میں اگر ڈیپر پہنے ہوئے بچوں کے پیشاب وغیرہ کا اثر باہر ظاہر نہ ہو رہا ہو جیسا کہ سوال میں ہے تو ایسے بچوں کو اٹھانے سے کپڑے وغیرہ ناپاک نہ ہونگے، اور وضوء خراب نہیں ہوگا، کیونکہ اگر بچے کو اٹھانے والے کے کپڑے بچے کے پیشاب وغیرہ کی وجہ سے خراب بھی ہوئے تو اس سے وضوء پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، صرف ناپاکی کو دور کرنا ہوگا۔

فی الهندية:(۹/۱)

فی نواقض الوضوء منها ما يخرج من السبيلين من البول والغائط والريح الخارجة من الدبر والودی والمذی والمنی والدودة والحصاة

وفی الدر المختار:(۳۱۸/۱)

وكذا كل ما خرج منه موجبا لوضوء أو غسل مغلظ وبول غير ماكول ولو من صغير لم يطعم

(۲)......اگر دورانِ طواف معلوم ہوجائے کہ بچہ نے ڈیپر میں پیشاب کردیا ہے تو حتی الامکان طواف کو موقوف کرکے پہلے ڈیپر تبدیل کرلیا جائے یا نجاست کو دھوکر پاک کرلیا جائے کیونکہ علم ہوجانے کے باوجود نجاست کو باقی رکھ کر طواف کرنا مکروہ ہے، اس کے باوجود اگر اسی حالت میں طواف مکمل کرلے تو شرعاً طواف درست ہوجائیگا کیونکہ طواف کے لیے طواف کرنے والے کا بدن یا کپڑا نجاستِ حقیقیہ یعنی پیشاب پاخانہ سے پاک ہونا اکثر علمائے کرام کے نزدیک واجب نہیں بلکہ سنتِ مؤکدہ ہے۔(ماخذہٗ تبویب ۵۱/۱۰۲۳)

فی مناسك ملا علی القاری(۱۵۱)

قال بعضهم :ان من واجبات الطواف ايضا(الطهارة عن النجاسة الحقيقية)ای سواء فی الثياب الملبوسة او الاعضاء البدنية وفی معناهما الاجزاء الارضيةعند بعضهم (والاكثر علی انه)ای هذا النوع من الطهارة فی الثوب والبدن (سنة)ای مؤكدة (وقيل)وهو خلاف ظاهر الرواية ـ

فی غنية الناسك(۱۱۲)

فصل فی واجبات الطواف:وهی سبعة،الطهارةعن الحدث والجنابةوقيل وعن النجاسة فی الثوب والبدن ،كماهو مذهب الشافعی والاكثر علی انه سنة فلو طاف وعلی ثوبه نجاسة اكثر من قدر الدرهم لا يلزمه شئ بل يكره۔

فی الشامية:(۴۶۹/۲)

(قوله والاكثر علی انه)ای هذا النوع من الطهارة فی الثوب والبدن سنة مؤكدة وعلی انه سنة فلو طاف وعلی ثوبه نجاسة اكثرمن الدرهم لا يلزمه شئ بل يكره لادخال النجاسة المسجد

(۳)......نماز سے متعلق تفصیل ہے، پہلی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ناپاک بچے کو خود گود میں یا کندھے پر بٹھا کر نماز

پڑھے تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس لیے کہ اس صورت میں بچے کو اٹھانا اس کے اپنے فعل سے ہے، لہذا یہ شخص حامل نجاست ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر ناپاک بچہ کسی شخص پر نماز میں چڑھ جائے، گود یا پیٹھ میں آکر بیٹھ جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اس لیے کہ بچے کو اٹھانے میں اس شخص کے فعل کو دخل نہیں لہذا یہ شخص حامل نجاست بھی نہیں۔

فی الشامیة:(٤٠٣/١)
بخلاف ما لو حمل قارورة مضمومة فيها بول فلا تجوز صلاته لأنه فی غير معدنه كما فی البحر عن المحيط

فی الهندية:(٦٢/١)
فی النصاب رجل صلی وفی كمه قارورة فيها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة أو لم تكن لأن هذا ليس فی مظانه ومعدنه بخلاف البيضة المذرة لأنه فی معدنه ومظانه وعليه الفتوی كذا فی المضمرات۔

فی البحر:(٢٢٨/١)
ثم إنما يعتبر المانع مضافا إليه فلو جلس الصبی المتنجس الثوب والبدن فی حجر المصلی وهو يستمسك أو الحمام المتنجس علی رأسه جازت صلاته لأنه الذی يستعمله فلم يكن حامل النجاسة بخلاف ما لو حمل من لا يستمسك حيث يصير مضافا إليه فلا يجوز

(۲)......جن صاحب نے مسئلہ بتایا ہے وہ درست نہیں، فرض نماز تنہا مسجد میں ادا کرنا جائز ہے، لیکن اگر فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا ہو گئی ہے تو بہتر یہ ہے کہ وہ نماز بجائے مسجد کے گھر میں ادا کی جائے، اس لیے کہ اس میں ترکِ جماعت کے گناہ کا اظہار ہے اور گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔

فی الشامیه:(٧٧/٢)
قوله وينبغی تقدم فی باب الأذان أنه يكره قضاء الفائتة فی المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التأخير معصية فلا يظهرها وظاهره أن الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه سواء كان فی المسجد أو غيره كما أفاده فی المنح قلت والظاهر أن ينبغی هنا للوجوب وأن الكراهة تحريمية لأن إظهار المعصية معصية لحديث الصحيحين كل أمتی معافی إلا المجاهرين وإن من الجهار أن يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه۔

واللہ سبحانہ اعلم

فدا محمد غفرلہ
[illegible] العلوم کراچی

الجواب صحیح
[illegible]